رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سات روپے

Digtized by Khilafat Library

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۶ مئی ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | ۵ شعبان ۱۳۳۷ھ | نمبر ۸۴

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے مقامی انجمن کی طرف احباب کو خطبہ جمعہ میں توجہ دلائی۔

حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب کو نسبتاً آرام ہے احباب آپکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

دفتر نظارت امور عامہ نہایت اعلیٰ طریق پر عوام میں وفادارانہ روح پیدا کرنیوالا لٹریچر شائع کر رہا ہے۔ اسی ذیل میں ایک وفد ضلع گورداسپور میں دورہ کرنے اور مفید لٹریچر پھیلانے کے لیے بھیجا گیا جس کے ارکان قریباً ایک ہفتہ کام کرنے کے بعد واپس آ رہے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد نے اسپان سروقہ

کلام شہاب

(۱)

میں گنہگار خطا کار سزاوار عقاب
مرکز فکر ہوں آماجگہ رنج بھی ہوں
ہم نشیں پوچھ نہ حال دل دیوانۂ عشق

نظر لطف کا طالب ہوں ہاں حال خراب
کیا گذرتا ہے زمانہ کا یونہی وقت شباب
دیکھ صورت میری دیگی یہ تجھے خوب جواب

(۲)

صبح سے تا شام تلک شام سے آخر شب تک
یہی خواہش ہے مری اور یہی مقصد رہے
جبر پر صبر ہے۔ جب اہل تعشق کا شعار
شرط اول یہ وفا کی ہے ذرا یاد رہے
اشک اُمڈے مگر آنکھوں سے نہ بہنے پائے
صورت درد اُٹھے دل کی طرح بیٹھ گئے
حضرت احمد مرسل کی غلامی کے طفیل

تیر اشتیاق تڑپتا رہے آخر کب تک
درد احمد نہ چھٹے سینے میں دم ہے جب تک
شرم کی بات ہے پھر اُف اگر آئے لب تک
زخم پر زخم لگیں اُف بھی نہ آئے لب تک
نالے آئے تو سہی رہ گئے آ کر لب تک
آپ کے چاہنے والوں کا یہ عالم کب تک
ہم بلاشبہ پہنچ جائیں گے اپنے رب تک

مقدمات

ڈنڈا فوج

مسٹر جسٹس لیزلی جونس کی فوجی عدالت نے ڈنڈا فوج کے مقدمہ کا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔

چنن دین ملزم نمبر ۱ نے ایک گروہ جمع کیا جسکو ڈنڈا فوج کہا جاتا ہے۔ اس کی سرکردگی میں یہ ڈنڈا فوج ۱۱۔اپریل کی شام اور ۱۲۔اپریل کی صبح کو لاٹھیوں سے مسلح ہو کر لاہور کے بازاروں میں گشت کرتی رہی۔ یہ لوگ دو دو صفیں باندھ کر چلتے تھے۔ اور اپنی لاٹھیوں کو بندوق کی طرح اٹھائے ہوئے تھے۔ کئی موقعوں پر چنن دین اشتعال انگیز تقریریں کرتا تھا۔ اور علانیہ کہتا تھا کہ اس کے اور اس کی فوج کے بادشاہ حضور ملک معظم نہیں ہیں۔ بلکہ جرمنی [illegible] ہیں۔

ملزموں کی ان تقریروں پر لوگ ہائے مسرت بلند کرتے تھے۔ اور جب ڈنڈا فوج کوچ کرتی تھی تو اس میں سے مسلح گروہ کا اضافہ ہو جاتا تھا۔ سیتا رام ملزم نمبر ۲ نے اس خلاف قانون مجمع کو لاٹھیاں مہیا کیں۔

سزائیں۔ چنن دین حبس دوام بعبور دریائے شور۔ قمر دین اور پریم نراین ۷ سال کے لئے حبس بعبور دریائے شور۔ بشیر ۲۵۰ روپیہ جرمانہ یا ۶ ماہ قید باشقت۔ لال دین ولد چراغ دین ۷ سال کی قید باشقت لال دین ولد امیر ۳ سال کی قید باشقت سیتا رام ۲ ماہ قید باشقت۔ شام داس کو بری کیا جاتا ہے۔

بلونت سنگھ کا مقدمہ

فوجی عدالت نے ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور اور ضبطی جائداد کی سزا دی ہے۔ عدالت نے دوران فیصلہ میں لکھا ہے کہ ملزم بلونت سنگھ نے شاہی مسجد کے جلسہ میں یہ مشہور کیا کہ چھاؤنی [illegible]

لاہور میں ہندوستانی رجمنٹوں نے بغاوت کر کے امرتسر اور لاہور پر دھاوا کر دیا ہے اس نے یہ بھی بیان کیا کہ انھوں نے ۲۰۰ اور ۲۵۰ کے درمیان انگریزی سپاہیوں کو قتل کر ڈالا ہے۔ اور اس نے دعویٰ کیا کہ میں نے خود ۴ گورہ سپاہیوں کو مار ڈالا ہے۔ اسپر لوگوں نے اسے ہار پہنائے۔ اور کندھوں پر اٹھا لیا۔ عدالت کی رائے میں ملزم نے زیر دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

قصور کے بلوہ کا مقدمہ

لفٹنٹ کرنل اروِن نے قصور کے مقدمہ بلوہ کا فیصلہ صادر کر دیا۔ ۱۱ ملزمان پر سزائے موت کا فتویٰ عائد کیا گیا۔ دو ملزموں کے متعلق مراحم خسروانہ کی سفارش کی گئی۔ ۳ ملزموں کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ اور ایک ملزم گنیش داس کو رہا کیا گیا۔

دوران فیصلہ میں عدالت نے لکھا ہے۔ کہ ۱۵ ملزموں پر زیر دفعہ ۱۲۱ - ۱۴۸ - ۳۰۲ و ۱۴۹ ۳۲۶ تعزیرات ہند مقدمہ کیا گیا ہے۔ ۱۲۔ اپریل کو کئی بلوائیوں نے جو اشتعال انگیز تقریریں سنکر جوش میں آ گئے تھے۔ ریلوے سٹیشن کو تباہ کیا۔ ایک آتی ہوئی گاڑی پر حملہ کیا۔ دو وارنٹ افسروں کو قتل کر ڈالا۔ دو اور افسروں کو ضرر پہنچایا۔ اور ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے ملازم مسٹر شربورن اور ان کی بیوی پر حملہ کیا (یہ سب لوگ گاڑی پر سوار تھے) ڈاکخانہ اور منصف کی عدالت کو جلا دیا۔ تحصیل پر حملہ کیا اور آخرکار پولیس نے گولیاں چلا کر اس مجمع کو منتشر کیا۔

دیگر مقدمات

لاہور اور امرتسر میں بالکل امن و امان ہے۔ لنڈے بازار کے مقدمہ میں جس میں خلاف قانون مجمع نے پولیس پر پتھر پھینکے تھے حکم سنا دیا گیا ہے۔ جو تین ملزم موقع پر گرفتار ہوئے ہیں ان کو ۳ سال کی قید کی سزا دیگئی اور باقی بری کئے گئے

جن اشخاص کے قبضہ سے نیشنل بنک امرتسر کا سرقہ اسباب ملا ہے۔ ان کے ۱۲ مقدمات زیر سماعت ہیں اور دو کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ ایک مقدمہ میں سات ملزموں کو سات سال کی قید اور ایک کو تین سال کی قید کی سزا دیگئی۔ دوسرے مقدمہ میں ۱۲ اشخاص کو سات سال قید کی سزا دیگئی۔

لاہور میں نرخ اجناس

مارشل لا کے ماتحت کرنل فرانک جانسن نے احکامات دئے ہیں کہ نمک ایک آنہ سیر سے کم نہ فروخت کیا جائے نیز ساڑھے سات سیر فی روپیہ سے کم گندم نہ فروخت کیا جائے . . . . اور کسی چیز میں کوئی آمیزش وغیرہ نہ ہونے پائے۔

پارسل کے محصول ڈاک میں کمی

۱۲۔مئی سے ۲۰ تولہ وزنی پارسل کا محصول ۲/ ۲۰ تولہ سے ۴۰ تولہ تک ۳/ ہر ۴۰ تولہ کا محصول ۴۰ ۴۰ تولہ تک ۳/ ۴۰ تولہ سے زائد وزنی پارسل کے لئے ۸۰ تولہ تک ۲ روپیہ اور ہر مزید ۴۰ تولہ کے لئے ۴/

جماعت احمدیہ کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کا اعلان

جماعت احمدیہ کے متعلق گورنمنٹ پنجاب نے ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے یہ جماعت گزشتہ بدامنی اور بلووں کے زمانہ میں ان تحریکات سے الگ رہی ہے اور اس نے اپنے پیرؤں کو بھی اس سے الگ رکھنے کی کوشش کی جو کامیاب ہوئی ہے۔ (ہمدم ۳ مئی)

ناظر صاحب تعلیم و تربیت

اطلاع دیتے ہیں کہ سید والہ دلائل پور میں ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جو وہاں کے احباب کو قرآن مجید مترجم۔ حدیث و فقہی کتب پڑھا سکے۔ جو صاحب یہ خدمت بجا لا سکتے ہیں وہ اطلاع دیں اور یہ بھی بتائیں کہ وجہ معاش کیلئے کیا چاہیئے۔

بیوٹ جو قادیان کے مرکز سے تعلق رکھتی ہے۔

منیجر تشحیذ کی معذرت۔ بعض انتظامی تبدیلیاں درپیش ہیں جن کی وجہ سے ۱۰۔اپریل سے تشحیذ کی ڈاک کی تعمیل نہیں ہو سکی نیز اب ایجنسی دوسری جگہ تبدیل ہو گئی اس لئے کتابوں کے وی پی نہیں بھیجے گئے۔ احباب معاف فرمائیں گے۔ رسالہ میں نے چھپوا کر وقت پر بھجوا دیا ہے۔ (منیجر تشحیذ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۶ مئی ۱۹۱۹ء

سلامتی کا مذہب اسلام ہے

اسلام وہ مقدس اسلام جس کا سرچشمہ ہی سلامتی اور امن ہے اس کا حقیقی پیرو امن اور سلامتی میں ہے۔ کیونکہ اسکو سبق دیا گیا ہے۔ کہ امن قائم رکھو۔ امن کو مت توڑو اصلاح کے لئے جدوجہد کرو حکام کی اطاعت کرو اگر چاہتے ہو کہ خود بھی امن میں رہو اور دنیا بھی امن میں رہے۔

پس جو شخص مسلمان کہلاتا ہے اسلام کا دم بھرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بیگانہ اور اس رستہ کا مسافر نہیں جس پر اسلام چلاتا ہے تو سمجھو کہ وہ اپنے دعوے میں جھوٹ بولتا ہے اور عبث طور پر اپنے آپ کو اس پاک مذہب اور سلامتی اور امن کے مذہب کیطرف منسوب کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام صرف لفظوں کا خواہاں نہیں۔ دعاوی کا طالب نہیں وہ سراسر عمل ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس کے حلقہ بگوش بھی ایک پیکر عمل ہوں۔

ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک زندگی کے ذریعہ لوگوں کے سامنے انسان پر آنیوالی ہر حالت کیلئے نمونہ چھوڑا ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ تم اگر آقا ہو تو اپنے غلام سے کیسا سلوک کرو اگر تم حاکم ہو تو رعیت سے کیسا سلوک کرو اور اگر تم دنیا میں کوئی حکومت نہیں رکھتے بلکہ تمہاری حیثیت ایک محکوم کی سی ہے۔ تو پھر حق اطاعت کیونکر بجا لاؤ گے۔ پس آپکا ہر ایک غلام آپکے اسوہ کو اپنے لئے ایک شمع پاتا ہے اور اسے ایک مشعل کی حیثیت میں دیکھتا ہے وہ جو قدم اٹھاتا ہے اور ہر اسوہ نبوی اسکو بتا دیتا ہے کہ یہ تیرا قدم ہلاکت کیطرف اٹھ رہا ہے۔ یا سلامتی کی طرف۔

امن ایک ایسی نعمت ہے کہ ہم اس کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ اسلام جیسا امن کی نعمت کی قدر کرتا ہے ویسی ہاں دوست جاہ و حشمت اور مال کی بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر دیکھا جائے تو یہ تمام چیزیں اسی کی برکت اور یمن سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے قیام کے لئے قرآن مجید نے بتایا ہے کہ اگر تم محکوم ہو تو تمہیں چاہئے کہ اپنے حکام کی فرمانبرداری کرو جیسا کہ فرمایا کہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور پھر حکام وقت کی بھی اطاعت کرو۔

الغرض قرآن کریم اور پاک اسلام مسلمان سے یہ چاہتا ہے کہ بغاوت اور فساد کے تمام خیالات کو اپنے دماغ سے نکال کر اطاعت شعاری کو اپنا شیوہ بنالے کیونکہ جب دماغوں میں شوریدگی پیدا ہوتی ہے اسی وقت انسان فساد کی راہوں پر قدم مارتا ہے اور اسلام ایک مسلمان کا فرض ٹھہراتا ہے کہ ہر قسم کی فساد کی راہوں سے بچے۔

دوسری بات جو عام طور پر امن میں خلل ڈالنے کا موجب ہوتی ہے وہ ہر کس و ناکس کی باتوں پر یقین کر لینا بلکہ انکو ان کا آگے سے آگے ذکر کرنا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق اسلام نے روکا ہے اور ان لوگوں کو منافق ٹھہرایا ہے۔ جو افواہوں کو شہرت دیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والیٰ اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (۴-۸۵) اور جب افواہیں سنتے ہیں خواہ وہ امن کی ہوں یا ڈر پیدا کرنیوالی ہوں تو ان کو شہرت دیتے ہیں حالانکہ بہتر طریق یہ تھا کہ وہ ان کو اللہ کے رسول (یا اس کے قائم مقام) یا حکام کے پاس پہنچاتے۔ وہ لوگ جو بات کو سمجھنے کا سلیقہ رکھتے ہیں اس بات کی اصلیت کو معلوم کر لیتے۔ آجکل جو فساد ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ شریروں اور بعض وہاں نے ناواقف لوگوں کے کانوں میں ایسی ایسی واہی باتیں حکام کے متعلق ... بھر دیں کہ وہ لوگ جو امن کی زندگی بسر کر رہے تھے فساد پر آمادہ ہو گئے اور ان شریروں کے جتھوں میں آکر اپنی ہلاکت و تباہی کا موجب ہوئے۔ اگر وہ اس حکم الٰہی پر عمل کرتے اور جو بھی اشرار نے ان کو جھوٹی باتیں بتائی تھیں وہ بجائے فوراً جوش میں آنے کے حکام سے عرض کرتے۔ تو حکام اصل حقیقت ان پر کھول دیتے۔ پس ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کبھی افواہوں پر عمل نہ کرے۔ اور ان کی صداقت کا ایک لمحہ کے لئے بھی قائل نہ ہو۔ کیونکہ افواہوں میں ایسے ایسے حاشیے چڑھے ہوئے ہوتے ہیں کہ رائی کے کوہ اور رائی کے پہاڑ بن جاتے ہیں۔

ان پچھلے دنوں میں جو ہنگامے ہوئے اس کی وجہ یہی افواہیں تھیں حکام نے ان تمام افواہوں کی تردید کی ہے چنانچہ ہمارے صوبے کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے بھی ایک اعلان ان افواہوں کی تردید میں شائع فرمایا ہے جو اسی اخبار میں درج ہے۔ اس اعلان میں بھی لوگوں سے یہی چاہا گیا ہے۔ کہ وہ افواہوں کے پیچھے پڑکر امن کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے امن کو خود بھی قائم رکھیں اور حکام کو مدد دیں۔

ہم خوش ہیں کہ یہ اعلان وہی تعلیم دیتا ہے۔ جو مسلمانوں کو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل ملی تھی۔ یہ اسلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے بالآخر ہم اپنے بیرونی مقامات کے احباب سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ امن قائم رکھنے اور افواہوں کی تردید کرنے میں جہانتک ان سے ہو سکے سرکار کی مدد کریں۔ کیونکہ یہ ان کا مذہبی فرض ہے۔ قرآن کریم کی یہی تعلیم ہے اور خدا کے مسیح موعود نے بھی آپ کو یہی بتایا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہر ایک احمدی جو سلسلہ حقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر چکا ہے۔ اس نے اس فساد میں نہایت شجاعت سے وفاداری کا ثبوت دیا ہے مگر یہاں پر آپ کا فرض یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ نہ صرف یہ کہ آپ خود وفادار رہیں جیسا کہ آپ وفادار رہے ہیں۔ بلکہ آپکا فرض یہ بھی ہے کہ آپ لوگوں کو امن کی برکات بتائیں۔ وفاداری کا سبق پڑھائیں۔ اور افواہوں کی تردید فرمائیں۔ اگر امن ہوگا تو حق پھیلیگا اور نور چمکیگا۔

پس علاوہ دنیوی فوائد کے ہمارے دینی مفاد بھی امن پر منحصر ہیں۔ اس لئے ہم احمدیوں کو تو دوسرے لوگوں سے بڑھ چڑھ کر اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ کسی قسم کی بدامنی نہ ہونے پائے کہ امن پہلے سے بھی بڑھکر پھیلے اور ہم اس سے متمتع ہوں

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صوبہ پنجاب کی طرف سے اعلان

چونکہ سرکار کے احکام اور پالیسی کی نسبت بد طینت لوگ متواتر جھوٹی اور بے بنیاد افواہیں اڑا رہے ہیں۔ تاکہ ناسمجھ اور سیدھے سادھے لوگوں کے دلوں میں سرکار کی طرف سے خطرہ اور بدظنی پیدا کی جائے۔ پس تمام ملازمان سرکار معززین و امن پسند وفادار رعایا کا فرض ہے کہ وہ ایسی افواہوں کی تردید کرنے میں مستعدی اور سرگرمی سے کام لیں۔

علاوہ دوسرے امور کے مندرجہ ذیل واقعات کی نسبت لوگوں کو اطمینان دلایا جا سکتا ہے

(۱) سرکار کا ہرگز کوئی منشا نہیں ہے کہ پیدائش اموات یا شادی کے متعلق لوگوں کے رسم و رواج میں یا دوسرے امور میں کسی قسم کا دخل دے۔ اور نہ ہی سرکار کا خیال ہے کہ ایسے موقعوں پر کسی قسم کی فیس لی جائے

(۲) نہ ہی کسی قسم کے زائد انکم ٹیکس لگانے کی کوئی تجویز ہے۔ سوائے اس ٹیکس کے جو ان ساہوکاروں۔ یا تاجروں پر لگایا جائیگا جنہوں نے ایک سال کے دوران میں جنگ کی وجہ سے ۵۰ ہزار یا اس سے زیادہ منافع حاصل کیا ہو۔ اور یہ زائد انکم ٹیکس بھی عارضی ہوگا۔ اور صرف مصارف جنگ کے لئے لگایا گیا ہے۔

(۳) بلکہ انکم ٹیکس کو بڑھانے کی بجائے اس سال ایک ہزار و دو ہزار کے درمیان آمدنی پر ٹیکس بالکل معاف کر دیا گیا ہے۔ زراعتی آمدنی پہلے کی طرح اب بھی ٹیکس سے بری ہے۔

(۴) معاملہ زمین جو ب یا آبیانہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

(۵) ایستادہ فصلوں یا زمین کے حقوق میں کسی قسم کی دست اندازی کی ہرگز کوئی تجویز نہیں۔

(۶) موجودہ وراثت کے حقوق میں کوئی دخل نہیں دیا گیا اور نہ ہی اس قسم کی کوئی تجویز ہے۔

(۷) دربار صاحب امرتسر کو کسی قسم کا ضرر یا نقصان نہیں

پہنچایا گیا اور وہاں حسب معمول مذہبی رسوم ادا کی جاتی ہیں

(۸) کرپان کے متعلق احکام میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور سکھ ویسے ہی کرپان لگا سکتے ہیں۔

(۹) فوج صرف عرصہ جنگ اور اس کے چھ ماہ بعد تک کے لئے بھرتی کی گئی تھی اور اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے اور زمینداروں کو اپنی کھیتی باڑی پر واپس آنے کے لئے جہانتک جلدی ممکن ہے سپاہیوں کو رخصت کیا جا رہا ہے

(۱۰) پولیس کو کسی قسم کے اختیارات نہیں دیئے گئے

(۱۱) ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ رولٹ ایکٹ کو پڑھے تب اس پر روشن ہو جائیگا کہ اس کے متعلق تمام افواہیں جھوٹی ہیں۔ اس قانون کی بہت سی کاپیاں تقسیم کی جا رہی ہیں۔

(۱۲) موجودہ بدامنی کی وجہ سے پنجاب کے ضلعوں میں بغیر اجازت کے عام میٹنگ (جلسے) نہیں کئے جا سکتے۔ یہ اضلاع۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر گوجرانوالہ۔ لائلپور اور ملتان ہیں۔ لیکن ان ضلعوں میں برادری کے یا مذہبی مجمعوں کی رکاوٹ نہیں

(۱۳) لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ گجرات اور لائلپور کے ضلعوں میں مارشل لا یعنی فوجی قانون جاری کیا گیا ہے۔ ان اضلاع میں سنگین جرائم سرزد ہوئے۔ قتل کئے گئے عمارتوں کو جلایا گیا۔ اور ریل اور تار کے سلسلہ کو توڑ دیا گیا۔ جہاں کہیں فوجی قانون جاری کیا گیا۔ وہاں عام لوگوں کی حفاظت کے لئے بندشیں لگا دی گئی ہیں۔ رات کے وقت ریل گاڑی نہیں چلائی جاتی۔ اور تیسرے اور دوسرے درجہ کے ٹکٹ صرف پرمٹ (پروانے) حاصل کرنے پر دیئے جاتے ہیں۔ یہ رکاوٹیں صرف عارضی ہیں اور یہ جتنا جلدی ممکن ہوگا اس وقت ہٹا دی جائیں گی جب ہر فرقہ کے لوگ پھر ویسے ہی امن پسند و فرمانبردار ہو جائیں گے۔

(۱۴) یہ بیان کہ فوجی قانون اور رولٹ ایکٹ میں کسی قسم کا تعلق ہے سراسر غلط ہے۔ اور اس بات کو ہر ایک شخص رولٹ ایکٹ کے مطالعہ سے معلوم کر سکتا ہے۔

(۱۵) فوجی قانون کسی ایسے ضلع میں نافذ نہیں کیا جائیگا جہاں کوئی بدامنی نہ ہو۔ لیکن اگر لوگ جھوٹی خبروں پر کان دھریں گے جن کی اب سرکاری طور پر تردید کی جاتی ہے۔ اور وہ بغاوت یا بدامنی پر کمر بستہ ہو گئے تو ان کو جان لینا چاہئے کہ اثر فوجی قانون نافذ کیا جائیگا۔

(۱۶) جھوٹی افواہوں کے پھیلانے اور مشہور کرنے والوں کی بات پر کان نہیں دھرنا چاہئے۔ بلکہ ان لوگوں کو گرفتار کر کے حکام کے حوالہ کر دینا چاہئے

(۱۷) لوگوں کو خبردار رہنا چاہئے کہ کس طرح گذشتہ زمانہ میں خصوصاً جنگ کے دوران میں ان کو جھوٹی خبریں سنا کر دھوکا دیا گیا۔ اہل پنجاب اب معلوم کر رہے ہیں کہ وہ خبریں کیسی غلط اور بے بنیاد تھیں۔ انگریزی اور ہندوستانی فوج (جس کو شریر لوگ بدنام کرتی کوشش کرتے رہے) کی مستعدی اور دیہاتی لوگوں کی وفادارانہ امداد سے تقریباً ہر ایک جگہ امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ لیکن احتیاط کے طور پر موجودہ انتظام بدستور جاری رہیگا۔ تاوقتیکہ مجرم اپنے کئے کی سزا نہ پائیں۔ اس غرض کے لئے اب خاص عدالتیں اجلاس کر رہی ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حال ہی میں جو داغ بدنامی اس صوبہ کے نیک نام پر بعض ضلعوں کی حرکات سے لگ چکا ہے اسکو دھونے میں وفادارانہ امداد دیں گے۔

(۱۸) اخیر میں ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرکار کی طرز سیاست میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ طرز حکومت ہمیشہ سے وہی ہے۔ جو اب ہے کہ باامن لوگوں کی حفاظت کی جائے۔ اور امن میں خلل ڈالنے والوں کو سزا دیجائے۔ پس سب لوگوں کو چاہئے کہ وہ حسب معمول اپنے جائز روزمرہ کے کاروبار میں معروف ہو جائیں اور اس بات کا اطمینان رکھیں کہ وہ شہنشاہ معظم کے زیر سایہ ہیں۔

ایم۔ الیف اوڈوائر
لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب

موجودہ شورش میں غیر مبایعین کا مسلک

(۲)

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ بلکہ تمام ہندوستان میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً بعض مفسد اور فتنہ پرداز لوگوں نے جو رولٹ ایکٹ کی آڑ میں گورنمنٹ کے خلاف شورش برپا کر رکھی ہے اور جس کے نہایت خطرناک نتائج رونما ہو چکے ہیں۔ اس کے متعلق پیام صلح کا یہ لکھنا بالکل غلط ہے کہ:-

"ہمارے احباب ایسے منصوبوں میں نہ کبھی شریک ہوئے۔ اور نہ کبھی ہمیں وہم بھی گذرا کہ وہ شریک ہو سکتے ہیں"

کیونکہ غیر مبایعین کی مرکزی انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سکرٹری مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو اپنی پوزیشن کے لحاظ سے تمام غیر مبایعین کے قائم مقام اور ایک ذمہ وار شخص سمجھے جا سکتے ہیں۔ لاہور کے اس شورش انگیز جلسہ میں جو ۶ - اپریل کو بریڈلا ہال میں ہوا اور جس کے ذریعہ عوام میں ایسا بیجا اور خطرناک جوش پیدا کیا گیا کہ وہ گورنمنٹ کے خلاف کھلی بغاوت کرنے اور فتنہ و فساد پھیلانے کے مرتکب ہو گئے۔ اس میں نہ صرف نمایاں حصہ لیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے موجودہ شورش کے بانی مبانی لوگوں کے ساتھ مل کر اور ان کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر خود کام کیا۔ جو نہیں کہا جاتا تھا اور اس منصوبہ میں خاص طور پر شریک ہوئے جو شورش پھیلانے کے لئے کیا گیا تھا۔ پس غیر مبایعین کی مرکزی انجمن کے سکرٹری صاحب کا یہ فعل ہمیں اس امر کو نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر کر رہا ہے۔ جس کے انکار کی گنجائش نہیں کہ موجودہ شورش میں انہوں نے اپنے عمل سے ان لوگوں کو تلقین کی۔ جو ان کی انجمن کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ کیا اس میں کوئی شک ہے کہ ان کا ایک ایسے جلسہ میں خاص طور پر شامل ہونا جو شورش انگیز لوگوں کی طرف سے گورنمنٹ کے خلاف اور شوریدہ سر لوگوں کی تائید میں منعقد کیا گیا تھا۔ اور پھر اس شمولیت اور حصہ لینے کا بذریعہ اپنے آرگن پیام صلح۔ بڑے زور شور کے ساتھ اعلان کرنا ان لوگوں کے لئے موجودہ شورش میں شریک ہونے کی پرزور تحریک نہ تھی جنہوں نے مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنی انجمن کا سکرٹری بنایا ہوا ہے ضرور تھی۔ اور یہ تحریک اس وقت کی گئی جبکہ ایک طرف تو ہر جگہ فتنہ و فساد کے جلسے ہو رہے تھے۔ اور کئی مقامات پر عوام لوگ سخت بغاوت کے مرتکب ہو رہے تھے۔ اور دوسری طرف چونکہ اس وقت تک گورنمنٹ نے اپنی قوت اور طاقت کا استعمال شروع نہیں کیا تھا۔ بلکہ بڑے تحمل اور صبر کے ساتھ مفسد لوگوں کی زیادتیوں سے چشم پوشی سے کام لے رہی تھی۔ اس لئے شریر اور فتنہ پرداز لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ انہیں بڑی قوت اور طاقت حاصل ہو گئی ہے۔ اور گورنمنٹ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ایسی حالت میں غیر مبایعین کی انجمن کے سکرٹری صاحب نے جو طرز عمل اختیار کیا۔ اور پیام صلح نے اس کی تشہیر کر کے اپنے سب ہمخیالوں کے سامنے جو مسلک پیش کیا۔ وہ نہایت ہی قابل افسوس اور لائق نفرت تھا۔ اور ہمیں باوجود ان کے پولیٹکل خیالات سے ایک عرصہ سے آگاہ ہونے کے ہرگز امید نہ تھی کہ یہ لوگ کسی وقت گورنمنٹ کے خلاف اس طرح کھلے طور پر شورش پھیلانیوالوں کیساتھ مل جائیں گے۔ اور یہی طریقہ اختیار کر لیں گے۔ جو فتنہ انگیز لوگوں نے اختیار کیا۔ لیکن انہوں نے نہ تو اس بات کی پروا کی کہ وہ انسان جس کے اصلی پیرو ہونیکا انہیں دعویٰ ہے اس کی گورنمنٹ کی اطاعت شعاری کے متعلق کیا تعلیم ہے۔ اور نہ یہ خیال کیا کہ گورنمنٹ کے خلاف شورش برپا کرکے اور اس میں حصہ لیکر ہم اس کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکینگے۔ البتہ اپنا ہی نقصان کر لیں گے۔ شورش برپا کرنے میں پورے طور پر شریک ہو گئے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بریڈلا ہال کے شورش انگیز جلسہ میں شامل ہونا نہ تو اتفاقیہ کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی انجمن کے دوسرے ممبروں اور خاصکر اپنے پریزیڈنٹ مولوی محمد علی صاحب کی صلاح اور مشورہ کے بغیر بطور خود شامل ہوئے۔ کیونکہ ان کا ایک فریق کا دینی اور نیز سیاسی قائم مقام بن کر وعظ کرنا۔ اور جیسا کہ سنا گیا ہے ان کا معہ مولوی صدرالدین صاحب مجمع میں ننگے سر بیٹھنا اور دوکانداروں کو دوکانیں بند کرنے کی تحریک کرنا اور پھر ان کی شمولیت کو نمایاں طور پر اخبار میں شائع کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں کی تجویز اور مشورہ کے مطابق اس لئے شامل ہوئے تھے کہ شورش انگیز لوگوں کو اس امر کا یقین دلائیں کہ جس انجمن کے وہ سکرٹری ہیں اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے سارے کے سارے لوگ اس موقعہ پر گورنمنٹ کے خلاف کھڑے ہونے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے پہلو بہ پہلو کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ۶ - اپریل کو بریڈلا ہال والا جلسہ جس قسم کی غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں کے نتیجہ کے طور پر عمل میں آیا ان کی تشہیر اور اشاعت میں اسی انجمن کے اخبار پیام صلح نے جس کے سکرٹری ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ہیں جس قدر حصہ لیا وہ بھی حیرت انگیز ہے چنانچہ ۳ - اپریل کے پرچہ میں رولٹ بل کے متعلق اس میں لکھا گیا کہ:-

"کچھ دنوں سے اخباری دنیا میں اس نئے قانون کا نہایت تشویش و دلی رنج کے ساتھ ذکر آ رہا ہے۔ جو حال ہی میں گورنمنٹ آف انڈیا نے امپیریل کونسل کے تمام غیر سرکاری ممبروں کی متفقہ مخالفت کے باوجود پاس کیا ہے اور جس کی رو سے ہندوستانیوں کی ہر قسم کی آزادی معرض خطر میں پڑ چکی ہے۔ یہ قانون یوں تو ہندوستان سے ان خفیہ سازشوں اور گورنمنٹ کے خلاف ایسی تدابیر کے انسداد کے لئے بنایا گیا ہے جو باغیانہ رنگ رکھتی ہوں۔ لیکن اس کی وسیع الاثر دفعات نے رعایا کے وفادار طبقہ کو بھی از حد پریشان اور دلگیر کر رکھا ہے۔"

مندرجہ بالا الفاظ میں رولٹ بل کے متعلق پیام صلح کی یہ غلط بیانی کہ اس کی رو سے ہندوستانیوں کی

ہر قسم کی آزادی معرض خطر میں پڑ چکی

ہے۔ نہایت ہی فتنہ انگیز اور شورش خیز ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی آزادی کے معرض خطر میں پڑنیکا وسیع مفہوم عوام کے لئے سخت بے چینی اور گھبراہٹ کا موجب ہے۔ اور ان کے لئے طرح طرح کی افواہیں گھڑنیکا موقع بہم پہنچاتا ہے۔ چنانچہ اسی قسم کے الفاظ سے تمام لوگوں میں اس طرح کی بے بنیاد اور جھوٹی افواہیں پھیلیں۔ کہ اس قانون کے رو سے پولیس کو کسی شخص کے فوراً گرفتار کر لینے ہر ایک مکان کی تلاشی لینے اور جام باامن اور مذہبی جلسوں کو بند کرنے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ اب لوگ براتوں اور جنازوں کے لئے اکٹھے نہیں ہو سکینگے۔ زمینوں کی مالگذاری اور ٹیکس بہت بڑھا دیئے جائینگے وغیرہ وغیرہ۔ تعجب ہے کہ ان لوگوں کے اخبار نے جن کا جھوٹا دعوےٰ ہے۔ کہ ہماری انجمن میں بالعموم تعلیمیافتہ اشخاص شامل ہیں۔ رولٹ ایکٹ کے متعلق ایسی بڑی غلط بیانی کیونکر روا رکھی۔ جو بہت سی غلط فہمیوں کا موجب ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس انجمن کے تمام ممبر عموماً اور مولوی محمد علی صاحب خصوصاً جو کہ ایل ایل بی ہونے کی وجہ سے قانون دان بھی ہیں رولٹ ایکٹ کے متعلق یہی خیال رکھتے ہیں۔ کہ اس کے رو سے ہندوستانیوں کی ہر قسم کی آزادی معرض خطر میں پڑ گئی ہے۔ اور وہ عوام کے دل میں یہ بات بٹھانا چاہتے ہیں کہ رولٹ ایکٹ کے ذریعہ ان کی ہر قسم کی آزادی چھین لی جائیگی۔ اور وہ تمام سہولتیں اور آرام جو انہیں اس وقت حاصل ہیں سب جاتے رہیں گے۔ ورنہ اگر ان کا یہ مقصد اور مدعا نہ تھا تو انجمن اشاعت اسلام کے پریذیڈنٹ اور غیر مبایعین کے امیر ہونے کی حیثیت سے ایک قانون دان ہو کر اتنی بڑی غلط بیانی کے پھیلانے کی اجازت نہ دیتے۔ اور اگر ان کی اجازت اور ایما کے بغیر ایسا کیا گیا تھا تو وہ اس کی تردید کیلئے اعلان کرتے۔ تاکہ عوام الناس عموماً اور ان کے ہمخیالوں کو خصوصاً اس سے دھوکہ میں آ کر رولٹ ایکٹ کے خلاف شورش برپا کرنے اور شوریدہ سر لوگوں میں شامل ہونیکا موقعہ نہ ملتا۔ لیکن حیرت ہے کہ تاحال انہوں نے باوجود اس کے کہ اسی قسم کی غلط بیانیوں کی وجہ سے گورنمنٹ کے خلاف شورش کے پھیلنے کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور کانوں سے سن لیا ہے اور اس کے خطرناک نتائج اور تباہ کن اثرات کو بھی ملاحظہ کر لیا ہے۔ پھر بھی اپنے اخبار کی پھیلائی ہوئی خطرناک غلط بیانی کی تردید کی ضرورت نہیں سمجھی۔ حالانکہ اس وقت امن و امان کے قیام کیلئے اور شورش کے مٹانے کے واسطے سب سے ضروری اور اہم کام یہی ہے کہ رولٹ بل کے متعلق عوام میں جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا ازالہ کیا جائے اور انہیں اس قانون کے صحیح مطلب اور اصل مدعا سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ ان دنوں گورنمنٹ غلط خبروں اور جھوٹی افواہوں کے ازالہ کی خاص کوشش کر رہی ہے۔ اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے خاص اپنے نام سے ایک اعلان شائع کر کے بہت سی غلط بیانیوں کی تردید کی ہے۔ پس اب جبکہ سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات ان غلط بیانیوں کو دور کرنا ہے۔ جو رولٹ ایکٹ کے متعلق پھیلائی گئیں۔ اور جو در اصل موجودہ شورش کا باعث ہوتی ہیں۔ تو غیر مبایعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب کا اس بیہودہ اور فتنہ انگیز خیال کی تردید نہ کرنا جو پیغام صلح میں رولٹ ایکٹ کے متعلق ان الفاظ میں ظاہر کیا گیا تھا کہ

"اس کے رو سے ہندوستانیوں کی ہر قسم کی آزادی معرض خطر میں پڑ چکی ہے"

بتاتا ہے کہ اب بھی وہ اور ان کے ساتھی اسی پر قائم ہیں۔ اور عوام کو بھی اسی پر قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ان کا فرض تھا کہ اگر پیام کی اس رائے سے انہیں اتفاق نہ تھا یا اب نہیں رہا اور وہ اسے ایک فتنہ خیز غلط بیانی سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ واقعہ میں وہ ہے تو بڑے زور اور صفائی کے ساتھ پیغام میں اسکی تردید شائع کرتے۔ اور ساتھ ہی رولٹ ایکٹ کا صحیح مطلب اور اس کے پاس کئے جانے کا اصل مقصد اور مدعا بھی بیان کر دیتے لیکن معلوم نہیں غلط افواہوں کی تردید کرنے کے متعلق گورنمنٹ کی اس قدر سرگرمی اور تندہی کو دیکھ کر بھی انہیں خود پھیلائی ہوئی سخت خطرناک غلط بیانی کی تردید کرنے کی طرف کیوں ابھی تک توجہ پیدا نہیں ہوئی۔ جس سے یہ سمجھنا بالکل حق بجانب ہے۔ کہ وہ واقعہ میں باوجود ایل ایل بی ہونے کے اس قانون کو جو ہندوستان سے باغیانہ سازشوں کے انسداد کیلئے بنایا گیا ہے اور جو رولٹ ایکٹ کے نام سے موسوم ہے ہندوستانیوں کی ہر قسم کی آزادی چھین لینے والا سمجھتے ہیں۔ اور اسی لئے ان کے حکم یا اجازت سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سکرٹری انجمن اشاعت اسلام بریڈلا ہال لاہور کے شورش انگیز جلسہ میں شامل ہوئے اور نہ صرف غیر مبایعین بلکہ غیر احمدی شورش انگیزوں کے قائم مقام بن کر انہوں نے لوگوں کو دعا کرائی اور گورنمنٹ کے خلاف اظہار ناراضی میں حصہ لیا۔ ان حالات اور واقعات کے ہوتے ہوئے سمجھ میں نہیں آتا پیغام صلح نے یہ کس ایمانداری سے لکھا کہ

"ہمارے احباب ایسے منصوبوں میں نہ کبھی شریک ہوئے۔ اور نہ کبھی ہمیں وہم بھی گذرا کہ وہ شریک ہونگے"

کیا پیام صلح بتلا سکتا ہے کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب جو اس انجمن کے سکرٹری ہیں جس کی ملکیت میں خود پیام صلح ہے۔ وہ احباب میں شامل ہیں۔ یا نہیں۔ اور وہ غیر مبایعین میں ذمہ وار پوزیشن رکھتے ہیں یا نہیں۔ اگر احباب میں شامل ہیں اور ذمہ وارانہ پوزیشن بھی رکھتے ہیں تو ان کا بریڈلا ہال کے اس جلسہ میں شامل ہو کر نمایاں حصہ لینا۔ جس میں عوام الناس کے جذبات کو گورنمنٹ کے خلاف اشتعال دلایا گیا۔ اور جس میں شورش انگیزوں کی ہمدردی اور گورنمنٹ سے ناراضی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اس بات کا کھلا کھلا ثبوت نہیں ہے۔ کہ لاہور کے غیر مبایعین اس شورش انگیزی میں دوسروں کے ساتھ برابر کے

شریک تھے۔ اور اس شرکت کا بذریعہ اخبار اعلان کر کے دیگر مقامات کے اپنے ہمخیالوں کو بھی ویسا ہی کرنے کی تحریک کر رہے تھے۔ کیا پیام صلح بتائیگا کہ وہ مجمع جس کو ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے دعا کرائی۔ جب بقول اس کے ننگے سر ماتم کرتا ہوا اور مہاتما گاندھی کی جے "کے نعرے لگاتا ہوا بریڈلا ہال سے واپس آیا۔ تو اسی میں ڈاکٹر صاحب موصوف اور مولوی صدرالدین صاحب وغیرہ بھی ننگے سر شامل تھے یا نہیں۔ اگر تھے اور ڈاکٹر صاحب تو یقیناً تھے تو اسے جرأت سے کام لیکر ۹۔ اپریل کے ہنگامہ لاہور میں حصہ لینے کا اقرار کر لینا چاہیئے۔ اور جان بوجھ کر غلط بیانی کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے۔ ان مثل آمدہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ لوگ

جماعت احمدیہ سے بالکل الگ ہو کر اور مسلم لیگ اور کانگرس کے انتہا پسند ممبروں کی تقلید میں گورنمنٹ کے متعلق اس وقت تک جو خیالات تحریری اور خاصکر زبانی ظاہر کیا کرتے تھے موقعہ ملنے پر انھیں عمل میں لانے سے ہرگز کسی سے پیچھے نہیں رہے اور ان کاموں میں بڑے شوق اور خوشی سے شامل ہوئے ہیں۔ جن کا نتیجہ شورش اور بدامنی ہوئی یہ سب کچھ ہو چکنے کے بعد مولوی محمد علی صاحب کا اپنے دوستوں کو قانون کی پابندی کرنے کے لئے ہدایت کرنا۔ اور وہ بھی مندرجہ ذیل الفاظ میں کہ

موجودہ حالات کو مدنظر رکھ کر میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ تم **اپنی حفاظت کے لئے اپنے دوستوں اور تعلق والوں کی حفاظت کے لئے اپنے اہل ملک کے لئے**۔ اور بالآخر اپنے حکام کے لئے **موجودہ حالت** میں قانون کی پوری پابندی اختیار کرو"۔

عجیب مضحکہ خیز بات ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چونکہ موجودہ حالت میں گورنمنٹ نے اپنی زبردست قوت اور طاقت سے مفسدہ پردازوں کی شورش کو دبا لیا۔ اور انھیں سزائیں دینی شروع کر دی ہیں۔ اس لئے۔ . . اپنے دوستوں اور تعلق والوں اور اپنے اہل ملک کی حفاظت کیلئے اور آخر کار حکام کے لئے قانون کی پابندی کیجائے گویا اگر تا حال **موجودہ حالت** پیدا نہ ہوتی۔ اور گورنمنٹ شورش پھیلانے والوں کے قلع قمع کیلئے فی الحال زبردست طاقت کا استعمال نہ کرتی۔ تو مولوی محمد علی صاحب کو اپنے ساتھیوں کو یہ تلقین کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ کہ قانون کی پابندی کریں۔ اب جو انھوں نے یہ حکم دیا ہے۔ تو بڑی جرأت کے ساتھ اس کی وجہ بھی بتا دی ہے۔ کہ:۔ "اپنی حفاظت کے لئے اپنے دوستوں اور تعلق رکھنے والوں کی حفاظت کے لئے اپنے اہل ملک کی حفاظت کے لئے۔ اور بالآخر اپنے حکام کے لئے موجودہ حالت میں قانون کی پوری پابندی اختیار کرو"۔ اس سے یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ جب **"موجودہ حالت"** نہ رہے۔ تو پھر پہلے کی طرح کارروائی کرنا شروع کر دیجائے۔

کیا ہی اچھا ہوتا مولوی محمد علی صاحب اس پیچیدہ اعلان کی بجائے اس وقت اس غلط بیانی کی تردید کی طرف توجہ کرتے جو پیام صلح نے رولٹ ایکٹ کے متعلق پھیلا رکھی ہے۔ اور اپنے ہم خیالوں کو رولٹ ایکٹ کا اصل منشا اور مقصد بتاتے۔ اور اس کی نسبت آزادی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے۔ کیا اب بھی وہ اس طرف متوجہ ہونگے۔ کہ تا حال اسکی ضرورت باقی ہے۔

مختلف خبریں

لاہور۔ بالکل امن ہے۔

قصور کے مقدمہ میں کمیشن نے حکم سنایا۔ گیارہ ملزمین کو سزائے موت اور ۸ کو مختلف میعادوں کی قید کی سزا دیگئی۔

ایک دودھ فروش کو دودھ میں ملاوٹ کرنے پر ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا۔

پٹی میں ۷۰ کے قریب گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

امرتسر میں بالکل امن ہے۔ اور ۲۰۰ کے قریب گرفتاریاں ہو چکی ہیں ۳۳ کا ابھی تک چالان ہوا ہے۔

لائلپور میں امن ہے۔ گاؤں کے لوگ اب مختلف مجرمان کو حوالہ سرکار کر رہے ہیں۔

مٹی کا تیل سٹینڈرڈ آئل کمپنی کے پاس کراچی میں ۸ لاکھ گیلن مٹی کا تیل پہنچ گیا ہے۔ اور امید ہے کہ تیل بدستور مہیا کیا جاتا رہیگا نیز برما آئل کمپنی کے پاس بھی مٹی کے تیل کا جہاز وسط مئی کے قریب پہنچ جائیگا۔

ایک ہزار روپیہ کی ضمانت معلوم ہوا ہے کہ حکومت صوبجات متحدہ نے اخبار اخوت لکھنؤ کے پرنٹر سے مولوی عبدالباری صاحب کے ایک مضمون کی بنا پر ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

رات کے وقت ٹرینوں کی آمد و رفت معلوم ہوا ہے کہ تمام ڈاک گاڑیاں اور ضروری مسافر گاڑیاں رات کے وقت مقررہ اوقات کے مطابق لاہور سٹیشن سے گذرنی شروع ہو گئی ہیں۔

سر ایڈورڈ میکلیگن۔ پنجاب کے آئندہ لاٹ صاحب جمعرات کو لاہور رونق افروز ہونیوالے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو گذشتہ ہنگاموں میں جو نقصان برداشت کرنا پڑا اس کا اندازہ ۵ لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

واگہ کے گاؤں پر ریلوے سٹیشن کے جلا دینے کے لئے جو جرمانہ ہوا تھا۔ وہ وصول ہو گیا ہے۔ اس الزام میں ۱۱ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ بعض اور مواضع پر بھی تعزیری جرمانے لگائے گئے ہیں۔ جن کے باشندوں نے تاریں کاٹنے اور دیگر جرائم میں حصہ لیا تھا۔

آنریبل مسٹر غلام محمد بھی گرفتار کر لئے گئے جبکہ وہ کراچی سے حیدرآباد سندھ آ رہے تھے۔

اشتہارات

دارالامان میں قابل فروخت زمین ایک قطعہ زمین

۴۲×۶۲ جو قصبہ دارالامان میں واقع ہے۔ اور جس میں چار دیواری اور اندر کی دیواروں کے آثار دو دو فٹ چوڑے پختہ اینٹ اور روڑے کے بنے ہوئے ہیں اور بلحاظ حصہ میں مکان کی کرسی سطح زمین سے اونچی کرنے کے لئے بھرتی پڑی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اس کے قریب ہی سفید زمین جس کی قیمت اس سے زیادہ بہت ہے ساٹھ روپیہ مرلہ کے حساب سے فروخت ہوئی ہے خریدکنندگان ماسٹر محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول سے خط و کتابت کریں۔

احمدی برادران کی خدمت میں ایک ضروری التماس

احمدی برادران کی خدمت میں بذریعہ اشتہار ہذا معروض ہوں کہ ہماری فرم ہر قسم کے سامان ورزش از قسم کرکٹ ہاکی فٹ بال ٹینس۔ بیڈمنٹن جمناسٹک وغیرہ مرتب ہے ہند اور بیرون از ہند بہم پہنچا رہی ہے۔ لیکن ہنوز احمدی برادران نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی سفار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس فرم کی طرف بہت ہی کم توجہ کی ہے جس کا قدرتی طور پر رنج ہے۔ سو جو برادران سکولوں۔ کلبوں یا ملٹری میں ملازم ہوں یا کسی دوسری جگہ جہاں سامان ورزش وغیرہ کی ضرورت ہو دخل رکھتے ہوں ان کی فوری اور عملی توجہ درکار ہے ہمارے خیال میں ہمارے مال اور رفتار تجارت کی نسبت یہ کافی ثبوت ہوگا کہ خداوند کریم کے فضل و کرم سے تمام پنجاب کا نوفی میں سب سے بڑی زیادہ مال بیرونجات کو ارسال کرنیوالی اور سب سے پہلی فرم یہی ہے۔ ہر روز ہماری خوش معاملگی کی نسبت کوئی نہ کوئی بن مانگے سندات موصول ہوتے رہتے ہیں خیال فرماویں پنجاب زراعتی کالج کے پرنسپل اپنی آرڈر کیساتھ خود بالکل تازہ کیا تحریر فرماتے ہیں نہیں یہ امر تحریر کرنیمیں خوش ہوں کہ جو سامان ورزش آپکی طرف سے بہم پہنچایا جاتا ہے کافی تسلی بخش ہوتا ہے واقعی سامان ہمارا بہی اور قیمت میں بھی میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ اعلیٰ طریق قائم رہیگا۔ ڈبلیو رابرٹ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام شیخ فیض احمد اینڈ سنز دی سوپر سپورٹس ورکس لائل پور پنجاب۔

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) شربت فولاد فی بوتل کلاں سے ۔ طاقت اور خون صالحہ پیدا کرتا ہے قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے

(۲) شربت دافع قبض فی بوتل کلاں سے ۔ دافع قبض ہے معمولی اجابت روزانہ ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کا ضعف نہیں ہوتا۔ پرہیز کچھ نہیں۔

(۳) چٹنی فی سیر ایک روپیہ خوش ذائقہ ہاضم اشتہا کو زیادہ کرتی ہے۔

(۴) گولیاں بخار فی ڈبیہ ۴ ۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو نافع اور مصفی خون قبض نہیں ہونے دیتیں۔

(۵) گولیاں دافع قبض ۴ ۔ ہر قسم کے قبض کو دفع کرتی ہیں جس صاحب کو جس قسم کی دوا کی ضرورت ہوگی ان کے طلب کرنے پر روانہ کی جاسکتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے حکیم نور احمد صاحب سکنہ اکولہ برار کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا اور ہر دو ادویات کو مفید پایا حضرت سفارش فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب کی ادویات ضرورتمند دوست استعمال فرماویں۔ علاوہ مذکورہ بالا ادویہ کے حکیم صاحب اور دوائیں بھی تیار کرتے ہیں جن کی تفصیل حکیم صاحب موصوف سے مفصلہ ذیل پتہ پر معلوم ہو سکتی ہے۔

حکیم نور احمد صاحب احمدی۔
اینڈ اکولہ برار

سخت ضرورت ہے

محکمہ تعلیم و تربیت کے لئے حسب ذیل قابلیت کے اُستادوں کی ضرورت ہے۔

(۱) دو شبے۔ اے۔ وی۔ یا انٹرنس پاس تجربہ کار۔

(۲) کئی نارمل پاس

(۳) کئی اسعد یا انگریزی مڈل پاس تجربہ کار

تمام درخواستیں بہت جلد ناظر تعلیم و تربیت قادیان کی خدمت میں پہنچ جانی چاہئیں۔

کاشتکار ملازموں کی ضرورت

مجھے چند آدمیوں کی کاشتکاری کے لئے ضرورت ہے۔ جن کی تنخواہ کی تین صورتیں ہیں۔ عہ و عہ و عہ جو کہ حسب الطلب خط و کتابت سے سمجھائی جائینگی۔ پنجاب کے جس مقام سے آئیں کرایہ گاڑی تھرڈ کلاس میرے ذمہ ہوگا بشرطیکہ سال بھر ملازمت کریں۔

محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد ذیلدار باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

باجلاس جناب مرزا عبداللطیف خانصاحب ایڈیشنل منصف صاحب درجہ اول

دوکان کاکا رام منوہر لعل بذریعہ منوہر لعل ولد کاکا رام محلہ بخشی رام سائے شہر پشاور

بنام

سیٹھ آدم جی گنگا سہائے سکنائے بازار کشن پور اندور

دعوے ...عہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ عمداً سمن کی تعمیل سے گریز کرتا ہے اور روپوش رہتا ہے۔ اب تاریخ پیشی عدالت میں ۱۲ مئی سنہ ۱۹۱۹ء مقرر ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا کے مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر اصالتاً یا بذریعہ وکیل یا مختار خاص کے تاریخ مقررہ پر مدعا علیہ حاضر عدالت ہوکر اپنے مقدمہ کی پیروی اور جوابدہی نہ کریں گے تو اُس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ ۲۶-۴ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء

دستخط منصف صاحب : مہر عدالت

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(مرتبہ غلام نبی بلانوی)

سورہ رعد
بقیہ رکوع ششم

(۷ - اپریل سنہ ۱۹۱۹ء)

پیشگوئیوں کا ٹلنا

وَ اِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَیْنَا الْحِسَابُ ○ اس آیت کو حضرت مسیح موعود نے اپنے مخالفین کے سامنے اس لحاظ سے بہت پیش کیا ہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں ٹل بھی جاتی ہیں۔ واقعہ میں اس آیت سے کئی باتیں حل ہوتی ہیں۔ اول تو یہ کہ بعض پیشگوئیاں ایسی ہوتی ہیں جو ٹل جاتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَ اِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ۔ اگر ہم چاہیں تو بعض وہ باتیں تجھیں دکھادیں۔ جن کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کا جواب محذوف ہے جو ایک تو یہ ہے۔ کہ تو دیکھ لیگا۔ یا تیری صداقت ظاہر ہو جائیگی۔ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ یا اگر تجھے وفات دیں۔ اس کا جواب بھی محذوف ہے کہ تو قیامت کو دیکھیگا یا ان کو عذاب دیا جائیگا۔ یہاں یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالی کی طرف سے فرمائی گئی ہے۔ کہ اگر بعض وہ باتیں جن کا ہم نے تجھ سے وعدہ کیا ہے۔ دکھادیں۔ بعض کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض پیشگوئیاں ٹل سکتی ہیں۔ کیونکہ اگر یہ کہا جاتا۔ کہ تجھے ہم وہ نشان دکھادیں جن کے وعدے دئے گئے ہیں۔ یا وفات دیدیں۔ تو اس سے صرف یہ نکلتا تھا۔ کہ بعض پیشگوئیاں ایسی ہوتی ہیں جو نبی کے زمانہ میں پوری ہوتی ہیں۔ اور بعض ایسی جو اس کی وفات کے بعد۔ مگر بعض کے لفظ نے بتادیا کہ یہاں ساری پیشگوئیوں کا ذکر نہیں۔ بلکہ بعض کا ہے۔ اب اگر بعض سے مراد وہ پیشگوئیاں ہیں۔ جو بعد میں پوری ہونے والی تھیں تو کہیں گے ان کا آپ کو زندگی میں دکھانا بھی ان میں تغیر ہے۔ کیونکہ بعد والی پہلے آگئیں۔ اور اگر وہ پیشگوئیاں مراد لیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہونے والی تھیں۔ تو ہم کہتے ہیں اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ نے ان کے متعلق بتادیا۔ کہ وہ وفات کے بعد بھی ہو سکتی ہیں۔ جس سے ان کا ٹلنا ثابت ہو گیا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں شرطی ہوتی ہیں۔ اور اس سے پیشگوئی کے سچے ہونے میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ یہاں شرطی بتایا۔

تیسری بات یہ کہ پیشگوئیوں کے لئے اوقات مقرر کرنا ضروری نہیں۔ اب لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں بتایا جائے۔ فلاں پیشگوئی کب پوری ہو گی۔ لیکن یہاں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی پیشگوئی کے لئے کوئی وقت نہیں مقرر کیا گیا پھر یہ نہیں کہ عام پیشگوئیوں کے متعلق یہ بات پائی جاتی ہے۔ بلکہ وہ پیشگوئیاں جو خاص زمانہ کے متعلق ہوتی ہیں۔ ان کے لئے بھی ضروری نہیں۔ کہ وقت معین کر دیا جائے۔ کیونکہ یہاں یہی فرمایا ہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں جو رسول کریم نے کیں۔ وہ بعد میں پوری ہونگی۔ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین

تو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں۔

اطراف امیر اور غریب دونوں کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اس سلسلہ میں کوئی امیر داخل ہوتا ہے۔ کوئی غریب۔ اسی طرح آہستہ آہستہ ترقی ہوگی۔ یہ نہیں۔ کہ جھٹ پٹ ترقی ہو جائیگی۔

خدا تعالیٰ کی شہادت

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا (کافر کہتے ہیں تو رسول نہیں)

حضرت مسیح موعود کا بھی الہام ہے ویقول الذین کفروا لست مرسلا اب دیکھو حضرت مسیح کو کون کہتا ہے۔ کہ تو رسول نہیں۔ اور ایسا کہنے والے کیا سمجھتے ہیں۔

ان کو کہدو قل کفیٰ باللہ شہیدًا بینی وبینکم اللہ کافی ہے گواہ میرے اور تمہارے درمیان۔ اس طرف نبی کا انکار کرنے والے کبھی نہیں تھے۔ اب ہم بھی غیر مبایعین سے کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور دوسرے لوگوں میں کوئی فرق رکھا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں رکھا تو یہ بڑا ظلم ہے لیکن اگر رکھا ہے۔ تو دیکھو وہ حضرت مرزا صاحب اور دوسروں میں ہے یا نہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شہاب الدین سہروردی کیسے بڑے الشان اس امت میں ہوئے۔ مگر ان میں اور نبیوں میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کا سلوک۔ معاملہ اور تعلق ان سے اور نبیوں سے ایک ہی جیسا رہا ہے۔ میرے نزدیک ہر ایک شخص ان میں اور نبیوں میں جو فرق ہے۔ تھوڑے سے غور سے سمجھ سکتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ نبیوں اور دوسرے لوگوں میں بین فرق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم کہتے ہو یہ رسول نہیں۔ اور یہ کہتا ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے۔ اب دیکھو خدا نے اس سے پہلے کوئی رسول دنیا میں کبھی بھیجا ہے۔ یا نہیں۔ اگر بھیجا تو دیکھو جو سلوک اس سے خدا تعالیٰ کا تھا۔ وہ مجھ سے ہے یا نہیں۔ اگر ہے۔ تو میں خدا کا رسول ہوں۔ یہی بات ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو آپ کو رسول نہیں مانتے۔ وہ کوئی ایک ہی بات ایسی بتادیں جو پہلے انبیاء میں پائی جاتی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود میں نہیں پائی جاتی۔ زیادہ باتوں کا ہم مطالبہ نہیں کرتے۔ اسی سے فیصلہ ہو جاتا ہے۔ کہ آپ خدا کے رسول تھے یا نہیں۔ فرمایا وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ اور جن کے پاس کتاب کا علم ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ خدا کا رسول ہے۔ اب بھی حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق ان لوگوں کو کوئی شک نہیں جنکو قرآن کا علم ہے۔

سورہ ابراہیم
رکوع اوّل

(۹-اپریل ۱۹۱۹ء)

سورہ ابراہیم کا مضمون

پچھلی سورتوں میں کئی رنگوں میں کفار کی ہلاکتوں کی خبر دیگئی۔ اور اس بات پر بحث کی گئی ہے۔ کہ نبی کو قبول کرنیوالے باوجود تھوڑے ہو کر کسطرح غالب ہو جاتے ہیں۔ نیز اس بات پر بحث ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ ان کے پاس دنیا کے سامان نہیں ہوتے انبیاء کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے مخالفین تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ تو پیچھے زور کفار و مخالفین کی ہلاکت پر تھا۔ اور ان کے ان خیالات کا رد کیا گیا تھا۔ کہ ہم بہت اور بڑے طاقتور ہو کر کیونکر ہلاک ہو سکتے ہیں۔ اور یہ تھوڑے اور ضعیف ہو کر کیونکر ہم پر غالب آسکتے ہیں۔ لیکن اس سورہ سے اس بات پر زور ہوگا۔ کہ اسلام کی ترقی کیونکر ہوگی۔ اور کن طریقوں سے مسلمان اپنے مخالفین پر غالب آئیں گے۔ اور وہ کیا وعدے خدا کے ہیں جو اسلام کے غالب ہونے کے متعلق ہیں۔ پس پہلے دشمن کی تباہی اور ہلاکت پر زور تھا اور اب اسلام کی ترقی پر زور ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ عام طور پر دشمن کی تباہی اور بربادی کو اپنی کامیابی اور ترقی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دراصل دشمن کے ناکام ہونے اور اپنے آپ کو ترقی حاصل ہونے میں ایک فرق ہے۔ اور اس فرق کا سمجھنا ضروری ہے۔ دشمن کا ناکام ہونا بیشک ایک کامیابی ہے۔ لیکن اسے پوری کامیابی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اکثر اوقات ایسا ہوا ہے۔ کہ ایک فریق ایک وقت بھاگ جاتا ہے۔ اور اسے اسکی ناکامی سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس وقت دوسرے فریق کو بھی کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ تاریخ اسلام میں ہی ایک مشہور واقعہ ہے جس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ واقعہ جنگ احد کہلاتا ہے۔ تمام لوگوں نے اسے مسلمانوں کی شکست قرار دیا ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہ مسلمانوں کی شکست نہ تھی۔ بلکہ ان کی عظیم الشان فتح تھی۔ وجہ یہ کہ جس فریق کو حقیقی غلبہ اور کامیابی حاصل ہو اس کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں۔ اس بات کو مدنظر رکھکر جب ہم احد کے واقعہ کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان جن کی بظاہر شکست قرار دی جاتی ہے۔ اور کفار جن کی فتح سمجھی جاتی ہے۔ ان کے حوصلوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مسلمانوں نے تو باوجود نہایت نازک اور خطرناک حالت ہو جانے کے حد درجہ کی بہادری اور دلیری کا ثبوت دیا۔ اور اس واقعہ سے ان کے حوصلے پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئے۔ لیکن کفار باوجود

اپنا آپ بھاری ہونے کے کچھ نہ کرسکے۔ اس وقت مسلمانوں کی یہ حالت ہو گئی تھی۔ کہ اکثر صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جبکہ رسول کریم صلعم کے ساتھ صرف ایک ہی شخص رہگیا تھا جس کا نام ابو دجانہ تھا۔ اس سے میری مراد یہ نہیں۔ کہ باقی صحابہ بھاگ گئے تھے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ کفار نے اس رنگ میں حملہ کیا تھا کہ صحابہ اور رسول کریم کے درمیان حائل ہو گئے اور صرف ایک ہی شخص رسول کریم صلعم کے ساتھ رہگیا تھا۔ اور وہ زمانہ ایسا تھا۔ کہ اس وقت اگر ایک فریق کا سرلشکر مارا جاتا تھا۔ تو اسے شکست ہو جاتی تھی۔ اور لشکر خود بخود تباہ ہو جاتا یا بھاگ جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب رسول کریم صلعم کی وفات کی خبر مشہور ہوئی تو کفار نے فخر سے کہا کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار دیا۔ رسول کریم نے فرمایا کچھ جواب نہ دو۔ پھر انھوں نے کہا ہم نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو مار دیا۔ اس پر بھی رسول کریم نے فرمایا کچھ جواب نہ دو۔ پھر انھوں نے کہا ہم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو مار دیا۔ اسپر حضرت عمرؓ بول پڑے۔ اور کہا تم جھوٹ کہتے ہو۔ رسول کریم بھی زندہ ہیں۔ ابوبکر بھی زندہ ہیں۔ اور میں بھی زندہ ہوں۔

تو باوجود اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ سے زیادہ چودہ آدمی اور ایک وقت میں صرف ایک ہی رہگیا تھا۔ کفار کو اتنی جرأت نہیں ہو سکی کہ آپ پر حملہ کر کے آپکی جان لے سکتے اور مسلمانوں کو شکست دے سکتے۔ بلکہ وہ صرف چودہ کی موجودگی میں ہزار کے قریب ہوکر یہی کہتے ہوئے چلے گئے۔ کہ اگلے سال پھر لڑیں گے۔ اس سے مسلمانوں کو ان کے حوصلے کا پتہ لگ گیا اور ان کے حوصلے پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئے کیونکہ انھوں نے دیکھ لیا کہ باوجود اس قدر زیادہ ہونیکے ہم پر اس وقت حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ جب کہ صرف ہم چودہ آدمی تھے۔ وہ اور کیا کریں گے۔ چنانچہ اس کے بعد مسلمان بڑھتے ہی گئے۔ اور ہر موقعہ اور ہر جگہ فتحیاب ہی ہوتے رہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احد کا واقعہ مسلمانوں کی شکست نہ تھی۔ بلکہ ان کی کامیابیوں اور فتوحات کی بنیاد تھی۔ کیونکہ اس سے ان کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے کہ پھر ان کے مقابلہ پر کوئی ٹھہر نہ سکا۔

تو صرف دشمن کا ناکام ہونا کامیابی نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ اپنی ترقی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پس پہلے تو دشمنوں کی تباہی و بربادی کا ذکر تھا اور اب مسلمانوں کی ترقی کا بیان ہے۔ گو ضمناً اور مثال کے طور پر دشمنوں کی تباہی کا بھی بیان آجائیگا۔ جیسا پہلے ان کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کی ترقی کا بیان بھی آجاتا رہا ہے۔

کامیابی کے متعلق پہلی بات خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۵ ہم نے قرآن ایسی کتاب تیری طرف نازل کی ہے تا تو لوگوں کو ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے۔

رسول کی بعثت کا مقصد اور اس کی کامیابی

کامیابی ایک ایسا لفظ ہے۔ جس کا مطلب سمجھنے میں عام لوگوں کو دھوکہ لگتا ہے۔ قرآن کریم میں افلح کا لفظ بہت جگہ آتا ہے۔ مگر لوگ اس کے اصل معنی نہیں سمجھتے۔ مثلاً اگر نبی فوت ہو جائے۔ یا اس کے ساتھی ابتدائی حالت میں ہوں۔ تو کہتے ہیں اسے کہاں کامیابی ہوئی۔ حالانکہ افلح کے معنی نہ ہمیشہ زندہ رہنے کے ہیں۔ نہ لمبی عمر پانے کے ہیں۔ نہ دشمنوں کے بالکل تباہ ہو جانے کے ہیں۔ نہ دولت مال اور صحت حاصل ہو جانے کے ہیں۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ جو کسی کا مقصود اور مدعا ہو۔ وہ پورا ہو جائے۔ مثلاً اگر دولت کے حاصل کرنے کے لئے نکلا ہو اور اسے دولت مل جائے تو کہا جائیگا۔ کہ وہ کامیاب ہو گیا۔ لیکن اگر وہ علم حاصل کرنے کے لئے نکلا ہو۔ اور کروڑ روپیہ بھی اسے مل جائے۔ تو وہ افلح نہیں کہلائیگا۔ کیونکہ اس غرض کے لئے وہ نہیں نکلا تھا۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس غرض اور مدعا کیلئے آئے تھے وہ پوری نہ ہوتی اور آپ کو ساری دنیا کا خزانہ مل جاتا۔ یا ساری دنیا کی حکومت حاصل ہو جاتی۔ تو بھی آپ کامیاب نہ کہلا سکتے۔ لیکن جس کام کے لئے آپ آئے تھے۔ وہ چونکہ ہو گیا۔ اس لئے آپ کے کامیاب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہجاتا۔ مگر عام لوگ کامیابی کا مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی کامیابی

مثلاً حضرت مسیح موعود کے متعلق کئی لوگ کہتے ہیں۔ ثناء اللہ زندہ ہے۔ اور مرزا صاحب فوت ہو گئے۔ اس لئے وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ حالانکہ انھیں دیکھنا یہ چاہئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب جس مقصد اور مدعا کو لیکر آئے تھے۔ اس میں انھیں کامیابی ہوئی یا نہیں۔ آپ اسلام کی ایک تعریف کرتے۔ اور کہتے تھے۔ کہ میں اس کے پھیلانے کو آیا ہوں۔ اس کے لئے پہلا قدم وفات مسیح کے عقیدہ کی اشاعت تھی۔ مگر آپ کے مقابلہ میں جو لوگ کھڑے ہوئے۔ خواہ مولوی ثناء اللہ یا کوئی اور ہوں۔ وہ کہتے تھے۔ کہ جو خیالات ہمارے ہیں۔ وہی درست ہیں۔ جو اسلام ہم پیش کرتے ہیں۔ وہی سچا اسلام ہے۔ اور ان کا منشاء یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب جو اسلام پیش کرتے ہیں۔ وہ نہ پھیلے۔ اب دیکھو کہ کون کامیاب ہوا۔ اور کون ناکام۔ جس کا مقصد اور مدعا پورا ہو گیا۔ وہ کامیاب ہو گیا۔ اور جس کا پورا نہ ہوا وہ ناکام۔

کیا حضرت مرزا صاحب کے آنیکا یہی مقصد تھا کہ مولوی ثناء اللہ کی شہرت نہ ہو اگر یہی مقصد تھا اور مولوی ثناء اللہ کو شہرت ہو گئی تو کہا جا سکتا ہے کہ آپ ناکام رہے۔ لیکن جب آپ کے آنے کا

مقصد اور مدعا ہی اور تھا۔ تو آپ کے مخالفین کی شہرت ہو جانے۔ یا ان کو مال و دولت مل جانے سے۔ آپ کی صداقت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ہاں اگر حضرت مرزا صاحب کے ہم خیالوں کی تعداد کم ہونی شروع ہو جاتی۔ تو آپ کے دشمنوں کو کامیاب اور آپ کو ناکام کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر باوجود ان کے آپ کے مقابلہ میں کھڑے ہونے اور شور مچانے کے یہی ہو رہا ہے۔ کہ وہ جماعت جسے حضرت مرزا صاحب نے قائم کیا۔ دن بدن بڑھ رہی ہے تو بتاؤ کون کامیاب ہوا۔ حضرت مرزا صاحب یا آپ کے مخالف حضرت مرزا صاحب ہی کامیاب ہوئے۔

پس اگر مولوی ثناء اللہ کی کتابیں زیادہ بکتی ہیں۔ تو بکیں۔ اگر کچھ لوگوں میں اس کی شہرت ہوتی ہے۔ تو ہو۔ اگر وہ مال کماتا ہے۔ تو کمائے دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ جو کچھ کرتا رہا یا کر رہا ہے۔ اس کا اثر حضرت مرزا صاحب کی جماعت پر کیا پڑ رہا ہے۔ کیا اس کی کتابوں۔ اس کے لیکچروں۔ اس کے اخبار کی وجہ سے لوگ حضرت مرزا صاحب کی جماعت میں شامل ہونے سے رک گئے ہیں۔ اگر نہیں رک گئے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ یہ تو حضرت مرزا صاحب کی کامیابی کا اور زیادہ ثبوت ہے۔ کہ باوجود آپ کے مخالفین کے اتنی کتابیں بیچنے اور تقسیم کرنے کے اور باوجود ان کے شور مچانے اور اپنا سارا زور مخالفت میں خرچ کرنے کے۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت کی ترقی میں کوئی روک نہیں ڈال سکے۔ بلکہ وہ دن بدن بڑھ ہی رہی ہے۔ اور ہر سال جو لوگ داخل ہوتے ہیں۔ ان تمام کو اگر گنا جائے۔ اور ان کے بیوی بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔ تو دس ہزار کے قریب قریب بیعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مخالفین کو دیکھو۔ کہ وہ ہم میں سے کتنے لے جا رہے ہیں۔ پس کامیابی اس کا نام ہے۔ نہ کہ عوام میں شہرت اور مال حاصل کر لینے کو کامیابی کہا جا سکتا ہے۔ تو کسی کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کرنے کیلئے پہلے یہ معلوم کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ کس مقصد اور مدعا کے حاصل کرنے کیلئے کھڑا ہوا تھا۔ جب اس کا پتہ لگ جائے۔ تو پھر بآسانی اس کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

رسول کریم کی بعثت کا مقصد اور اس میں کامیابی

خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ ہم نے یہ قرآن جو نازل کیا ہے۔ تیری طرف۔ اس کی غرض یہ نہیں۔ کہ تجھے مال ملے۔ یا حکومت ملے۔ یا خوبصورت عورت مل جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ کہ تو لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف نکالے۔ یہ مقصد۔ مدعا۔ اور غرض ہے۔ قرآن کے نازل کرنے کی۔ اور چونکہ قرآن کے نزول سے رسول کریم کی رسالت وابستہ ہے۔ اس لئے جب قرآن کا یہ مقصد ہوا۔ کہ اس کے ساتھ ظلمت سے نور کی طرف نکالا جائے تو آپ کا بھی یہی مقصد قرار پایا۔ اب آپکی کامیابی کیا ہو گی؟ یہ کہ آپ لوگوں کو ظلمتوں سے نکالیں۔ اور ناکامی یہ ہو گی کہ نکال نہ سکیں۔ اب اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکومت ملی۔ تو یہ آپ کا مقصد نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک پیشگوئی کے ماتحت تھا۔ اسی طرح آپ نے اگر مکہ فتح کیا تو یہ آپ کا مقصد نہ تھا۔ یہ بھی پیشگوئی تھی۔ پھر اگر عرب سے مشرکین نکالے گئے تو یہ بھی آپ کا مدعا نہ تھا۔ بلکہ پیشگوئی تھی۔ آپ کی کامیابی سے ان باتوں کا کوئی تعلق نہ تھا۔ کیونکہ آپ کے آنے کی غرض نہ بادشاہ بننا تھی نہ مکہ فتح کرنا تھی نہ مشرکین کو عرب سے نکالنا تھی۔ بلکہ یہ تھی کہ آپ لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف نکالیں۔ اگر یہ مقصد پورا نہ ہوتا۔ اور اس کے بغیر سب دنیا کی حکومت بھی آپ کو حاصل ہو جاتی۔ سب جہان کے پرندے۔ چرندے۔ درندے بھی آپ کے ماتحت ہو جاتے اور سب لوگ اسی شرک میں مبتلا رہتے۔ جس میں پہلے تھے۔ تو آپ نعوذ باللہ ناکام ہوتے۔ کیونکہ آپ کے آنے کی غرض لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کی تھی۔

اب اس غرض کو سامنے رکھ کر دیکھو کسی نبی کے مقابلہ میں کوئی دشمن کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نے اس بات کو بیان کرنے کے لئے کیا ہی عجیب طریق اختیار کیا ہے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ یہاں کامیابی کا ذکر ہے۔ اس کے مقابلہ میں چونکہ اس قسم کی بیہودہ بحثیں شروع کرنے کا مخالفین کیلئے موقعہ تھا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں کامیاب ہوئے ہیں۔ انھیں تو احد میں فتح حاصل نہیں ہوئی تھی۔ ان کا فلاں دشمن زندہ ہے۔ یہ ہے۔ وہ ہے۔ اس لئے پہلے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا مقصد اور مدعا بتا دیا۔ کہ یہ تو اس لئے آیا ہے۔ کہ لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور کیطرف لے آئے۔ اب آپ کے آنیکا یہ مقصد معلوم ہو گیا۔ اور پتہ لگ گیا کہ اگر یہ مقصد پورا ہو گیا۔ تو آپ کامیاب ہونگے۔ اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو اس سورہ میں بات بتائی جائیگی۔ وہ اسی مرکز یعنی کامیابی کے گرد گھومیگی۔ اور اس کے بیان کرنے کی یہی غرض ہو گی۔ کہ یہ مقصد پورا ہو جائے۔ پس لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی غرض اور مقصد اور غایت ہے۔ کہ تو لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لائے۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ کیوں لائے اس کے لئے فرمایا باذن ربھم۔ ان کے رب کے حکم سے۔

قرآن کریم کا یہ ایک لطیف طریق ہے۔ کہ وہ انسان کے سچے جذبات کو ابھارتا ہے۔ بعض لوگ شرارت سے برے جذبات کو ابھارتے۔ اور برائی کیطرف لیجاتے ہیں۔ مگر قرآن میں ان جذبات کو جو اچھے اور نیکی کی طرف لیجاتے ہیں ابھارا جاتا ہے۔